38622 ـ لواطت كا انجام

سوال

لواطت كى سزا كيا ہے، اور كيا فاعل اور مفعول كے مابين كوئى فرق پايا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

لواطت كا جرم سب جرائم سے بڑا، اور سب گناہوں سے سب سے زيادہ قبيح گناہ ہے، اور افعال ميں سے غلط ہے، اس كے مرتكب افراد كو اللہ تعالى نے وہ سزا دى ہے جو كسى اور امت كو نہيں دى، اور يہ جرم فطرتى گراوٹ، اور بصيرت كے اندھے پن، اور عقلى كمزورى، قلت دين پر دلالت كرتا ہے، اور ذلت و پستى كى علامت، اور محرومى كا زينہ ہے، اللہ تعالى سے ہم عافيت و معافى طلب كرتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب لوط (عليہ السلام) نے اپنى قوم كو كہا كيا تم ايسى فحاشى كرتے ہو جو تم سے قبل كسى نے بھى نہي كى، يقينا تم عورتوں كى بجائے مردوں سے شہوت والے كام كرتے ہو، بلكہ تم تو حد سے بڑھى ہوئى قوم ہو، اس كى قوم كا جواب تھا كہ اسے تم اپنى بستى سے نكال باہر كرو يہ پاكباز لوگ بنے پھرتے ہيں، تو ہم نے اسے اور اس كے گھر والوں كو نجات دى، مگر اس كى بيوى پيچھے رہ جانے والوں ميں سے تھى، اور ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں كى بارس برسائى، تو آپ ديكھيں كہ مجرموں كا انجام كيا ہوا الاعراف (80 ـ 84).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

تيرى عمر كى قسم يقينا يہ تو اپنى مدہوشى ميں حيران پھرتے ہيں تو انہيں صبح كے وقت ايك چنگاڑ نے پكڑ ليا، اور ہم نے ان كى بستى كا اوپر والا حصہ نيچے كر ديا، اور ہم نے ان پر آسمان سے كنكروں كى بارش برسائى، يقينا اس ميں عقلمندوں كے ليے نشانياں ہيں، اور يہ باقى رہنے والى راہ ہے الحجر (72 ـ 76).

اس كے علاوہ كئى ايك آيات اور بھى ہيں.

ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1456) سنن ابو داود حدیث نمبر (4462) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2561) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہی سےمروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" قوم لوط جیسا عمل کرنے والے پر اللہ تعالی لعنت فرمائے، اللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے، یہ تین بار فرمایا"

مسند احمد حدیث نمبر (2915) مسند احمد کی تحقیق میں شیخ شعیب الارناؤط نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اور صحابہ کرام کا لوطی عمل کرنے والے کو قتل کرنے پر اجماع ہے، لیکن اسے قتل کرنے کے طریقہ میں اختلاف کیا ہے.

ان میں سے بعض صحابہ کرام تو اسے جلا کر قتل کرنے کے قائل ہیں مثلا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما، اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی قول ہے، جیسا کہ آگے بیان ہو گا.

اور ان میں سے بعض کی رائے ہے کہ اسے اونچی جگہ سے گرا کر اس پر پتھر برسائے جائیں مثلا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی رائے یہی ہے.

اور بعض صحابہ کرام اسے پتھروں سے رجم کرنے کے قائل ہیں حتی کہ وہ ہلاك ہو جائے، یہ بھی ابن عباس اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے.

اور ان میں سے بعض کا قول ہے کہ اسے قتل کیا جائیگا چاہے وہ کسی بھی حالت میں ہو، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ.

اور کچھ کا قول ہے کہ: بلکہ زانی جیسی سزا دی جائیگی، اگر تو شادی شدہ ہے تو اسے رجم کیا جائیگا، اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے مارے جائینگے.

اور بعض کا قول ہے کہ: اسے شدید قسم کی وہ تعزیر لگائی جائیگی جسے حکمران مناسب سمجھے.

اس مسئلہ میں ابن قیم رحمہ اللہ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فقہاء کرام کے دلائل بیان کرنے کے بعد اس کا مناقشہ بھی کیا ہے، اور پہلے قول کی تائید کی ہے، انہوں نے اس فاحش اور منکر کام کا علاج اپنی کتاب " الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي " میں تفصیلا بیان کیا ہے، یہاں ہم ان کی کلام کا کچھ حصہ ذکر کرتے ہیں:

" اور جب لواطت سب فساد اور خرابیوں سے زیادہ بڑی تھی تو دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھی سب سزاؤں سے بڑی ہوئی.

اس کی سزا میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ آیا اس کی سزا زنا سے بڑی ہے یا کہ زنا کی سزا بڑی ہے، یا دونوں کی سزا برابر ہے ؟

اس میں تین قول پائے جاتے ہیں:

ابو بکر صدیق اور علی بن ابی طالب، اور خالد بن ولید، اور عبد اللہ بن زبیر، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم، اور امام مالك، اسحاق بن راہویہ، اور امام احمد اصح ترین روایت میں، اور امام شافعی اپنے ایك قول میں اس طرف گئے ہیں کہ اس کی سزا زنا سے زیادہ سخت ہے، اور ہر حالت میں اس کی سزا قتل ہے، چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ.

اور امام شافعی ظاہر مذہب، اور امام احمد دوسری روایت میں یہ کہتے ہیں کہ: اس کی سزا اور زانی کی سزا برابر ہے.

اور امام ابو حنیفہ کا کہنا ہے کہ اس کی سزا زانی کی سزا سے کم ہے اور وہ تعزیر ہے. "

ابن قیم رحمہ اللہ یہاں تك کہتے ہیں:

" پہلے قول والے جو کہ جمہور امت ہیں، اور کئی ایك نے صحابہ کرام کا اس پر اجماع بیان کیا ہے ان کا کہنا ہے:

خرابیوں اور فساد میں لواطت سے بڑھ کر کوئی خرابی اور فساد نہیں جو کفر کی خرابی سے ملتی ہے، اور بعض اوقات تو اس قتل سے بھی بڑھ کر ہے جیسا کہ ہم ان شاء اللہ بیان بھی کرینگے.

ان کا کہنا ہے: اللہ تعالی نے قوم لوط سے قبل کسی بھی قوم کو اس میں مبتلا نہیں کیا، اور نہ ہی انہیں ایسی سزا دی جو کسی اور امت کو نہیں دی گئی، اور ان کو کئی قسم کی سزا دی گئی، جن میں ان کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں کو ان پر الٹا کر گرانا، اور انہیں زمین میں دھنسانے کے ساتھ ساتھ آسمان سے پتھروں کی بارش کرنا، اور انہیں کی آنکھوں کو پھوڑ کر رکھ دینا، اور ان کا عذاب مستقل کرنا، تو اللہ تعالی نے ان کا انجام ایسا کیا اور انہیں وہ سزا دی جو کسی اور کو نہیں دی.

یہ اس اس عظیم جرم کی بنا پر تھی جس کی بنا پر قریب تھا کہ زمین پر اس عمل کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے زمین ہلنے لگتی، اور جب فرشتے اس کا مشاہدہ کرتے تو اہل زمین پر عذاب نازل ہونے کےڈر سے وہ آسمان کی طرف بھاگ نکلتے کہ کہیں وہ بھی عذاب سے دوچار نہ ہو جائیں، اور زمین اپنے پروردگار کے سامنے احتجاج کرنے لگتی، اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے.

بدفعلی کیے جانے والے شخص کے لیے بہتر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، کیونکہ جب کوئی شخص اس کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے تو اسے وہ ایسا قتل کرتا ہے جس کے ساتھ زندگی کی امید ہی نہی کی جا سکتی، بخلاف اس شخص کے جسے وہ قتل کر دے تو وہ مظلوم اور شہید ہوتا ہے، اس کی دلیل (یعنی لواطت قتل سے بھی بڑی خرابی اور فساد ہے) یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے قاتل کی حد کو مقتول کے ولی کے اختیار میں رکھا ہے چاہے تو وہ اسے معاف کردے، اور چاہے تو اس سے قصاص لے، لیکن لواطت کی حد کو حتمی طور پر قتل ہی قرار دیا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا اس پراجماع ہے، اور سنت نبویہ بھی اس کی صراحت کرتی ہے، اور اس کا کوئی مخالف نہیں، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم نے اس پر عمل بھی کیا ہے.

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے عرب کے ایك علاقے میں دیکھا کہ ایك مرد کے ساتھ وہی کچھ کیا جاتا ہے جس طرح عورت کے ساتھ تو انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خط لکھا، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، تو اس کے متعلق ان سب میں زیادہ شدید قول علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا، وہ کہنے لگے:

ایسا فعل تو صرف ایك امت نے کیا تھا، اور تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالی نے ان کے ساتھ کیا سلوك کیا، میری رائے ہے کہ انہیں آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے، تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو انہیں جلا کر راکھ کر دینے کا لکھا.

اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے:

بستی اور شہر میں سب سے اونچی عمارت دیکھ کر لواطت کرنے والے شخص کو اس سے گرا کر اوپر سے پتھر برسائے جائینگے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس حد کو قوم لوط کے عذاب سے اخذ کیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ:

" جسے تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو "

اسے اہل سنن نے روایت کیا ہے، اور ابن حبان وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے، ا ور امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث سے حجت اور دلیل پکڑی ہے، اور اس کی سند بخاری کی شرط پر ہے.

وہ کہتے ہیں: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

" اللہ تعالی قوم لوط والا عمل کرنے والے پر لعنت کرے، اللہ تعالی قوم لوط والا عمل کرنے والے پر لعنت کرے، اللہ تعالی قوم لوط والا عمل کرنے والے پر لعنت کرے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ایك ہی حدیث میں زانی پر تین بار لعنت نہیں آئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد پر لعنت تو کی ہے، لیکن ایك بار سے زیادہ سے تجاوز نہیں کیا، اور لواطت کے متعلق تین بار تکرار کے ساتھ لعنت کی ہے.

اور پھر صحابہ کرام نے اس کے قتل پر عمل بھی کیا ہے، اور اس میں کسی بھی دو صحابیوں کا اختلاف نہیں، بلکہ اسے قتل کرنے کے طریقہ کار میں ان کا اختلاف پایا جاتا ہے، جسے بعض افراد نے اسے قتل کرنے میں اختلاف سمجھا ہے، تو اسے صحابہ کرام کے مابین نزاعی مسئلہ بیان کیا ہے، حالانکہ یہ تو ان کے مابین مسئلہ اجماع ہے نہ کہ مسئلہ نزاع.

ان کا کہنا ہے: اور جو کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالی کے درج ذیل فرمان:

اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، کیونکہ یہ فحاشی اور غضب کا باعث ہے، اور برا راستہ ہے .

اور لواطت کے متعلق فرمان باری تعالی:

تو کیا تم ایسا فحش کام کرتے ہو جو تم سے قبل جہان والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا .

پر غور و فکر اور تامل کیا تو اس کے سامنے ان دونوں کے مابین فرق واضح ہو جائیگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زنا کو نکرہ ذکر کیا ہے، یعنی وہ فحش کاموں میں سے ایك فحش کام ہے، اور اسے لواطت میں معرفہ ذکر کیا ہے، جو فحاشی کے تمام معانی کو اپنے اندر جمع کرنے کا فائدہ دے رہا ہے، جیسے آپ کہیں کہ: زید الرجل، اور نعم الرجل زید.

یعنی: تم اس خصلت کا ارتکاب کر رہے ہو جس کی فحاشی ہر شخص کے ہاں مقرر ہے، جس میں اس کی فحاشی اور کمال بیان کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی، اس لیے کہ اسم کسی اور کی طرف منصرف نہیں ہو سکتا" .... انتہی

دیکھیں: الجواب الکافی (260 ـ 263).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لواطت کے بارہ میں بعض علماء کرام کا قول ہے کہ اس کی حد زنا کی حد جیسی ہی ہے، اور اس کے علاوہ اور قول بھی کہا گیا ہے.

لیکن صحیح بات اور جس پر صحابہ کرام کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ: اوپر اور نیچے والے دونوں کو ہی قتل کر دیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ اہل سنن نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے بھی تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو "

اور ابو داود نے کنوارے لواطت کرنے والے شخص کے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

" اسے رجم کیا جائیگا "

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اس جیسی روایت بیان کی جاتی ہے، لواطت کرنے والے شخص کو قتل کرنے میں صحابہ کرام کے مابین کوئی اختلاف نہیں، لیکن اسے قتل کرنے کے کئی ایک طریقے بیان کیے ہیں.

چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسے جلانے کا حکم دیا تھا، اور ان کے علاوہ دوسروں سے قتل کرنے کا بیان کیا جاتا ہے.

اور بعض سے بیان کیا جاتا ہے کہ: اس پر دیوار گرا دی جائیگی حتی کہ وہ ہلاک ہو جائے.

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: انہیں گندی اور بدبودار جگہ پر قید کیا جائیگا حتی کہ وہ مر جائیں.

اور بعض کہتے ہیں:

اسے بستی میں سب سے اونچی دیوار پر چڑھا کر اسے نیچے گرا کر اس پر پتھر برسائے جائینگے، جس طرح اللہ تعالی نے قوم لوط کے ساتھ کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک روایت یہی ہے، اور دوسری روایت یہ ہے کہ اسے رجم کیا جائیگا، اکثر سلف کا مسلک یہی ہے.

ان کا کہنا ہے: کیونکہ اللہ تعالی نے قوم لوط کو رجم کیا تھا، اور قوم لوط سے مشابہت میں زانی کو رجم کرنا مشروع کیا ہے، تو اس لیے دونوں کو ہی رجم کیا جائیگا، چاہے وہ آزاد ہوں یا غلام، یا ان میں سے ایک غلام اور دوسرا آزاد

ہو، جب دونوں بالغ ہوں تو انہیں رجم کیا جائیگا، اوراگر ان میں سے کوئی ایك نابالغ ہو تو اسے قتل سے کم سزا دی جائیگی، اور صرف بالغ کو ہی رجم کیا جائیگا " انتہی.

ماخوذ از: السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ (138).

دوم:

جس کے ساتھ لواطت کی جائے وہ بھی فاعل کی طرح ہی ہے، کیونکہ وہ دونوں فحش کام میں شریك ہیں، تو اس لیے ان کی سزا قتل ہے جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے، لیکن اس سے دو صورتیں مستثنی ہونگی:

پہلی صورت:

جسے زدکوب کر کے یا قتل وغیرہ کی دھمکی دے کر لواطت کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، تو اس پر کوئی حد نہیں.

شرح منتھی الارادات میں درج ہے:

" جس شخص کے ساتھ لواطت کی گئی ہے اگر وہ مکرہ ہو اور اسے قتل کر دینے دھمکی دے کر یا زدکوب کر کے مجبور کیا گیا ہو یا لواطت کرنے والا شخص اس پر غالب آ گیا ہو تو اس پر کوئی حد نہیں " انتہی بتصرف

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (3 / 348).

دوسری صورت:

جس کے ساتھ لواطت کی گئی ہے اگر وہ چھوٹا بچہ ہو ابھی بالغ نہیں ہوا تو اس پر کوئی حد نہیں، لیکن اسے تعزیر لگائی جائیگی ادب سکھایا جائیگا جس سے اس عمل کو روکنے میں مدد ملے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے " المغنی " میں نقل کیا ہے کہ:

" مجنون اور بچہ جو بالغ نہیں ہوا اسے حد نہ لگانے میں علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 62).

واللہ اعلم .